Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 5, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

محمد رمضان جاوید

پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اردو، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور۔

ڈاکٹر رئیس احمد مغل

پروفیسر شعبہءاردو، گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج، پشاور۔

اصنافِ ادب میں تعیّنِ اِصطلاحات: تقابلی مطالعہ

Muhammad Ramzan Javed
PhD Scholar, Urdu Department, Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar
Dr. Raees Ahmed Mughal
Professor, Urdu Department, Government Superior Science Collage, Peshawar

Terminological Dilemma Of Urdu Books On Literary Genres: Comparative Analysis

This short article is an attempt to identify definition issues in books written in Urdu language on literary terms. The article starts with defining the definition and its function as well as limitations as outlines in major current epistemological discussions. To document that nature and intensity of issue in Urdu books, the terms of Ghazal is compared in 16 famous books on the subject. Results shows that only two books provided partial definitions, while other negating this part, choose to directly embark upon explanations, parallels, evolution and surrounding debates about.

Keywords: Urdu Literary Terms; Literary Definitions, Literary Genres, Dilemma

اصناف ادب کی تفہیم، توضیح اور تدریس کے لیے اردو میں متعدد کتب لکھی گئی ہیں۔ان کتب میں ایک بنیادی مسئلہ تعریفات کا ہے۔ علمی دنیا میں کسی بھی تصور، تحریک یا مظہر کی تفہیم کے لیے سب سے پہلے تعریف درج کی جاتی ہے۔ اگر کوئی جامع تعریف میسر نہ ہو تو متعدد ماہرین کی وضع کردہ تعریفات دی جاتی ہیں اور ان کے مشترکات سے "عارضی تعریف" (Working Definition) کی مدد سے متعلقہ تصور کو واضح کیا جاتا ہے۔ اردو میں اصناف ادب کی کتب میں دوران تحقیق ایک بنیادی مسئلہ یہ واضح ہو کر سامنے آیا کہ کسی بھی صنف کی سرخی کے بعد اس کی تعریف متعین کرنے کے بجائے اس کے مترادفات، مسائل، اقسام اور توضیحات جیسے امور نمٹائے گئے ہیں۔ اس مختصر تحقیقی مضمون کے پہلے حصے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ تعریف کسے کہتے ہیں اور معیاری تعریف میں کیا کچھ شامل ہوتا ہے۔ اس کے بعد اردو میں اصناف ادب پر لکھی جانے والی منتخب کتب میں صنف "غزل" کے حوالے سے تجزیہ شامل کیا گیا ہے کہ مولفین نے اس اصطلاح کی تعریف متعین کرنے میں کس روش کو اپنایا ہے۔

کسی بھی مظہر، تصور یا اصطلاح کی لازمی اور امتیازی خصوصیات کا الفاظ میں تعین تعریف کہلاتا ہے۔ تعریف کا علمی لحاظ سے بنیادی وظیفہ نامعلوم مظہر یا تصور کا ابتدائی تعارف اور حدود کا تعین ہے۔ تعریف کی مدد سے بالکل ابتدا میں یہ واقفیت ہوتی ہے کہ کیا کچھ اس تصور کا حصہ ہے اور کیا اسے دیگر مماثل چیزوں سے الگ کرتا ہے۔(1) یونیورسٹی طالب علم ایک عمومی تصور ہے، لیکن اس اختصاص کے ساتھ کہ وہ پی ایچ ڈی اسکالر جس کے چہرے پر داڑھی ہے، سر پر سفید ٹوپی، شعبہ انگریزی میں زیر تعلیم ہے اور اس کا نام اسلم ہے، ایسی لازمی اور امتیازی خصوصیات فراہم کر دیتا ہے، جس کی راہنمائی میں اسے تلاش کرنا، پہچاننا ممکن ہو جاتا ہے۔ یوں وہ تعریف نامکمل یا غیر موثر قرار پاتی ہے جو جامع نہ ہو۔ یعنی وہ ضرورت سے زیادہ، یا ضرورت سے کم اجزا کو بیان کرے، اور اصل حقیقت کا مکمل ادراک ممکن نہ ہو سکے۔(2)

تعریف بالعموم دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے جس میں پہلا حصہ اس چیز، مظہر یا تصور کا نام ہوتا ہے جس کا عرف مقصود ہے، اور دوسرے حصے میں اس کی لازمی اور امتیازی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ مختلف علوم کی نوعیت کے لحاظ سے اس کے مشمولات میں فرق ہو سکتا ہے، تاہم بنیادی حصے یہی دو رہتے ہیں۔ ریاضی میں الفاظ کے بجائے

علامات، کمپیوٹر سائنس میں کوڈ اور شارٹ کٹس، موسیقی اور مصوری میں مماثلات یا توضیحی تشبیہات یہ وظائف انجام دیتی ہیں۔

ادب میں تعریفات، بالعموم ایسی اصطلاحات سے متعلق ہیں جن کا منبع دیگر علوم ہیں۔ نفسیات، فلسفہ، سماجیات، اقتصادیات اور دیگر کئی علوم سے متعلق اصطلاحات، ادب میں بطور رجحان یا تکنیک برتی جاتی ہیں، اس لیے وہ ادب کی بھی اصطلاح کہلاتی ہیں اور ادبی اصطلاحات کی کتب میں جگہ پاتی ہیں۔(3) تہذیبی تصادم، مابعد جدیدیت، ایڈی پس الجھاو، بورژوا، اخلاقیات اور اس جیسی متعدد اصطلاحات مختلف علوم سے مستعار ہیں، اور عام طور پر اپنے اصل علم یا فن کے معنی میں ہی برتی جاتی ہیں۔

اصناف ادب فکری اور فنی لحاظ سے ان تمام علمی اور سماجی رجحانات سے متاثر ہوتی ہیں۔ خود ادب کی تخلیق عالمی ورثہ اور فن ہے، اس لیے اصناف کا ایک خطے سے دوسرے خطے اور زبان میں منتقل ہونا اور اس مزاج میں ڈھلنا ایک ایسا عمل ہے جو متعین تعریف کا محتاج ہے۔ جیسے ہائیکو جاپانی صنف ہے، لیکن اسے جس طرح اردو میں اختیار کیا گیا، وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ ان لازمی صفات کی تعریف متعین کی جائے جو اردو ہائیکو سے مخصوص ہے۔ اس طرح موضوعی مضمون کو انگریزی میں محض ہلکا پھلکا مضمون یعنی ذاتی آرا کے اظہار کا ذریعہ بنایا گیا۔ تاہم اردو میں انشائیہ کی صورت میں اس کی حدود اور موضوعات یکسر مختلف ہیں۔ لہٰذا اصناف ادب کے مختلف ماٰخذ، ان کے ادبی چلن اور پھر اردو میں ان کا ارتقا یہ لازم کر دیتا ہے کہ ہر صنف ادب کے بیان میں تعریف متعین کی جائے تاکہ تمام علمی بحوث کو نکتہ آغاز مل سکے۔

صنف غزل کی تعریف کا تقابل:

ذیل میں اردو ادبی اصطلاحات کی معروف کتب میں صنف غزل کی تعریف کے تعین کے حوالے سے تقابلی تجزیہ درج کیا جا رہا ہے۔

مولوی نجم الغنی رام پوری نے اپنی تالیف ''بحر الفصاحت'' (حصّہ اوّل) میں توضیحی انداز میں غزل کا تصوّر واضح کیا ہے۔ اِس ضمن میں غزل کی ہیئت کو خصوصاً موضوع بنایا گیا ہے اور متعلقہ موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ غزل کے لغوی معانی اور وجۂ تسمیہ پر روشنی ڈالی گئی ہے مگر باقاعدہ کوئی تعریف متعین نہیں کی گئی۔ اس تالیف میں 'بیان غزل' سترہ (17) صفحات پر مشتمل ہے۔

ممتاز الرشید نے اپنی تالیف '' اصنافِ سُخن'' میں اپنے تئیں غزل کی تعریف وضع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُن کے بقول:

''شاعروں کی اِصطلاح میں غزل وہ نظم ہے جس کا ہر شعر بجائے خود مکمل اور دوسروں سے بے نیاز ہوتا ہے''۔(4)

فاضل مؤلف نے غزل کی بحث میں مذکورہ صنف کے لغوی و اصطلاحی معانی بیان کرنے کے بعد مطلع، مقطع، حُسنِ مطلع اور موضوعاتِ غزل پر چند جُملوں میں بات کی ہے۔ جو کہ ڈیڑھ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تعریف "شاعروں کی اصطلاح میں" کے محتاط بیان سے شروع ہوتی ہے اور اس نامکمل تعریف میں آتی ہے جس میں صنف غزل کے لازم خواص اور امتیازی خواص کی نشاندہی نہیں کی گئی، اور یوں یہ تعریف غزل کے ساتھ ساتھ فردیات، مادہ تاریخ، پہیلی، ٹپہ، دوہا کئی اصناف پر منطبق کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اپنی تالیف ''اصنافِ ادب'' میں غزل کے لغوی معنٰی بیان کرنے کے بعد اصطلاحی مفہوم اِن الفاظ میں بیان کیا ہے:

''غزل کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے۔ ہر شعر اپنا اپنا الگ مفہوم دیتا ہے''(5)

فاضل مؤلف کے ہاں غزل کے اِصطلاحی تصوّر کی وضاحت تشریحی پہلو کی حامل ہے۔ صِنف کے آغاز و ارتقا کی مختصر تاریخ، موضوعات کے تنوّع کا بیان نیز معروف شعرا کے زبان و بیان کی خصوصیات اور اسالیب کا تجزیہ کیا گیا ہے جو دس (10) صفحات پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر قمر رئیس اور ڈاکٹر خلیق انجم نے اپنی مشترکہ تالیف ''اصنافِ ادب اُردو'' میں غزل کے لغوی معنٰی کی نشان دہی کی ہے اور نہ ہی کوئی قطعی تعریف وضع کی ہے؛ البتہ اِس صنف کے آغاز و ارتقا اور دیگر متعلقہ اہم امور پر مقابلتاً تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ برصغیر کے سیاسی اور معاشی حالات کے غزل پر اثرات کا جائزہ لینے کے علاوہ تقریباً ہر عہد کے شعرا کے کلام کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جس سے غزل کے مزاج اور تدریجی ارتقا کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔ اِس تالیف میں غزل کے باب میں اٹھارہ (18) صفحات کام میں لائے گئے ہیں۔

شمیم احمد نے اپنی تالیف ''اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں'' میں غزل کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم پر بات نہیں کی۔ مؤلف موصوف نے غزل کی صِنفی تشکیل و صنفی شناخت کو بطورِ خاص موضوعِ بحث بنایا ہے۔ اِس ضمن میں مطلع، قافیہ، ردیف اور مقطع جیسے اجزائے ترکیب پر مختصر بات کی گئی ہے۔ اس تالیف میں غزل کا بیان دس (10) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں غزل سے متعلقہ امور کو ایک منفرد زاویے سے پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر گیان چند نے اپنی تالیف ''ادبی اصناف'' میں غزل کی کوئی واضح تعریف متعین نہیں کی اور نہ ہی لغوی معانی سے بحث کی ہے؛ البتہ ارکانِ غزل (قافیہ، مطلع، مقطع وغیرہ) کے حوالے سے مذکورہ صنفِ شعر کی ہیئتی ساخت اور صنفی تصوّر واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ زیرِ تجزیہ تالیف میں غزل سے متعلق امور کو پانچ صفحات میں سمیٹا گیا ہے؛ تاہم ذو بحرین غزل، آزاد غزل، معرّا غزل، نثری غزل اور اینٹی غزل کا بیان اِس سے سوا ہے۔

قاضی عبدالقدوس عرشی ڈبائیوی نے اپنی تالیف ''اصنافِ ادب اور علمِ بیان و علمِ بدیع'' میں غزل کے لغوی معانی کی نشان دہی کرنے کے بعد مذکورہ صنفِ شاعری کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کسی قدر تشریحی اسلوب سے عبارت ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں:

''شاعری کی اِصطلاح میں غزل اُس نظم کو کہتے ہیں جس میں معشوقوں اور عورتوں سے عشق و محبت ہی کی باتیں کی جائیں اور ضمناً اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کر لی جائیں، مگر اِس میں قافیہ و ردیف کی قید ضرور ہو۔''(6)

زیرِ نظر تالیف میں غزل کے لغوی معنی و اِصطلاحی تصوّر نیز اِس صِنف کی اِبتدائی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالنے کے بعد دیگر متعلقہ امور مثلاً موضوع، قافیہ و ردیف، معنوی خصوصیات، فنی خصوصیات اور آغاز و ارتقا کا احاطہ کیا گیا ہے جو نو (9) صفحات پر مشتمل ہے۔

تنویر حسین اپنی تالیف ''اصنافِ ادب اُردو'' میں غزل کے لغوی معانی بیان کرنے کے بعد اِس صنفِ سُخن کا اِصطلاحی تصوّر واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اِصطلاحِ شعر و سُخن میں غزل کا مفہوم یہ ہے کہ اِس میں حُسن و عشق کی کیفیات و جذبات کا اِظہار بڑے مؤثر انداز میں ہو سکتا ہے۔''(7)

متذکرہ بالا تالیف میں غزل کے اجزائے ترکیبی، تعدادِ اشعار اور موضوعاتِ غزل پر مختصر اً بات کی گئی جو دو صفحات پر مشتمل ہے۔ تاہم 'غزل کی خصوصیات' کے زیرِ عنوان الگ مضمون باندھا گیا ہے جو کہ بیس (20) صفحات کو محیط ہے۔

ڈاکٹر خواجہ اکرام نے اپنی تالیف '' اُردو کی شعری اصناف'' میں غزل کے لغوی معانی سے بحث کی ہے اور نہ ہی اِصطلاحی تصوّر واضح کرنے کی غرض سے کوئی باقاعدہ تعریف وضع کی ہے۔ فاضل مؤلف نے غزل کی بحث میں ناقدینِ غزل کی طرف سے اِس صنفِ شاعری پر عائد کیے جانے والے اعتراضات کو رد کیا ہے اور اِس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ غزل محض حُسن پرستی اور عشق و عاشقی کے اظہار کا نام ہے۔ اِس تالیف میں غزل کا بیان بیس (20) صفحات کو محیط ہے، جس میں غزل کی خصوصیات، مضامین کی نوعیت، علاماتِ غزل نیز اِس صنف کے عروج و ارتقا کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

محمد افتخار شفیع نے اپنی تالیف ''اصنافِ شاعری'' میں غزل کے لغوی معانی کے تناظر میں اِس صنف سُخن کی تعریف یوں بیان کی ہے:

''اکثر ناقدینِ ادب نے اِس نسبت سے غزل کو ایسی شعری صنف قرار دیا ہے جس میں عشق و محبت کے موضوعات بیان کیے جائیں، محبوب کے خد و خال کی تعریف کی جائے، سُخن عاشقانہ کیا جائے''(8)

مؤلف نے چند معروف ناقدینِ ادب کے نقل کردہ بیانات کی روشنی میں غزل کی ہیئت، موضوعات اور شعری ادب میں اِس کی اہمیت واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر تالیف میں غزل کے باب میں آٹھ (8) صفحات کام میں لائے گئے ہیں۔

ابوالاعجاز حفیظ صدیقی نے اپنی تالیف ''اصنافِ ادب'' میں غزل کے لسانی ماخذ اور لغوی معانی بیان کرنے کے بعد اس صنف کے آغاز سے متعلق نظریات پر بحث کی ہے؛ اِس صنفِ سُخن کا اِصطلاحی تصوّر واضح کرنے کی غرض سے کوئی باضابطہ تعریف متعین نہیں کی۔ البتہ یہ دُرست ہے کہ زیرِ بحث تالیف میں غزل کا بیان جو کہ سترہ (17) صفحات کو محیط ہے، بلاشبہ ایک تحقیقی مضمون کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں متعدد اربابِ نقد و نظر کے تنقیدی و تحقیقی افکار کی روشنی میں غزل سے متعلق اہم ترنکات کی وضاحت کی کوشش کی گئی ہے۔

ڈاکٹر علی محمد خاں اور ڈاکٹر اِشفاق احمد ورک نے اپنی مشترکہ تالیف ''اصنافِ نظم و نثر'' میں غزل کا تعارف کراتے ہوئے اِس کے لسانی ماخذ، لغوی معانی اور وجۂ تسمیہ پر روشنی ڈالی ہے؛ تاہم کوئی واضح اور قطعی تعریف قلم بند نہیں کی۔ مؤلفین نے زیرِ بحث صنفِ شعر کی ہیئتِ ترکیبی بیان کرنے کے بعد اس کے آغاز و ارتقا کا احوال مختصراً بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں مذکورہ صِنف سے متعلق حصّہ بارہ (12) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں سے آٹھ (8) صفحات شعری امثال کے لیے مخصوص ہیں۔

صدف نقوی اپنی تالیف ''گوہرِ ادب'' میں غزل سے متعلق مباحث کو سات ذیلی عنوانات: غزل کا معنی و مفہوم، غزل کی ماہیت و ہیئت، اُردو غزل کی روایت، غزل کی کلاسیکی روایت، 1857ء کی جنگِ آزادی اور غزل کا نیا رُوپ، 1947ء کے بعد غزل کی روایت اور غزل کا نیا رُوپ کے تحت احاطۂ تحریر میں لائی ہیں۔ مؤلفہ نے 'غزل کا معنی و مفہوم ' کے زیرِ عنوان مذکورہ صنف کا اِصطلاحی تصوّر واضح کرتے ہوئے مقابلتاً بہتر تعریف وضع کی ہے۔ چناں چہ اُن کے بقول:

''اِصطلاحی معنوں میں غزل ایک ایسی صنفِ سُخن ہے جو مخصوص عناصرِ ترکیبی پر مشتمل ایک مخصوص ہیئت رکھتی ہو، جس میں عشق و عاشقی اور درد و کسک کے مضامین ادا کیے جائیں''(9)

تاہم یہاں بھی تعریف سے زیادہ توضیحی رنگ واضح ہے کہ، صنف کی وہ خصوصیات بیان نہ ہو پائیں جو اسے دیگر اصناف سے ممتاز کریں۔ زیرِ نظر تالیف میں غزل کا باب گیارہ (11) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں معروف ناقدین کی آراء سے اخذ و استفادہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف کمال اپنی تالیف '' تاریخ اصنافِ نظم و نثر'' میں غزل کے باب میں اِس کا اِصطلاحی تصوّر واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''غزل دراصل زندگی اور اِس سے متعلق تمام مسائل اور معاملات اور کرب و دُکھ کی ترجمانی کے لیے ایک ایسی صنفِ شاعری ہے جس میں وارداتِ قلب کے ساتھ ساتھ عصری کرب کا اظہار بھی نہایت عمدگی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔''(10)

متذکرہ بالا سطور میں غزل کا موضوعات کے اعتبار سے تصوّر واضح کیا گیا ہے مگر اس کے مخصوص ہیئتی پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ زیرِ تبصرہ تالیف میں غزل کا بیان چالیس (40) صفحات کو محیط ہے جو دیگر تمام اصناف کے مقابلے میں وسیع اور ضخیم ہے۔ اِس ضمن میں ستاون (57) تنقیدی و تحقیقی ماخذات سے اخذ و استفادہ کیا گیا ہے اور بیسیوں محققین و ناقدین کی آراء نقل کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر عطش درانی نے اپنی تالیف '' اُردو اصناف کی مختصر تاریخ'' میں غزل کے لغوی معانی کی وضاحت کرنے کے بعد اس صنف کی تعریف اِن الفاظ میں وضع کی ہے:

''ادب میں غزل وہ صنفِ سُخن ہے جس میں سوز و گداز، درد و کسک کے مضامین ادا کیے جائیں''(11)

زیرِ نظر تالیف میں غزل کے اجزائے ترکیبی اور لوازمات (صنائع بدائع وغیرہ) کی نشان دہی کرنے کے بعد اس کے آغاز و ارتقا کی مختصر مگر جامع تاریخ قلم بند کی گئی ہے جو کہ چودہ (14) صفحات پر مبنی ہے۔

عطاء الرحمٰن نوری نے اپنی تالیف '' اُردو اصنافِ ادب'' میں غزل کی وجۂ تسمیہ اور لغوی معانی نقل کرنے کے بعد اس صنفِ ادب کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں وضع کی ہے:

'' اِصطلاحِ شاعری میں غزل سے مراد وہ صنفِ نظم ہے جس کا ہر ایک شعر الگ مضمون کا حامل ہو اور اُس میں عشق و عاشقی کی باتیں بیان ہوئی ہوں خواہ وہ عشقِ حقیقی ہو یا عشقِ مجازی'' (12)

زیرِ نظر تالیف میں غزل سے متعلق عمومی مباحث بیان کیے گئے ہیں جو کہ دو (2) صفحات پر مشتمل ہیں۔

مندرجہ بالا سطور میں اصطلاحاتِ ادب کی سولہ اہم کتب کا تجزیہ پیش کیا گیا جس سے واضح ہے کہ صنفِ غزل کے حوالے سے عمومی رویہ یہ ہے کہ محض دو کتب میں جزوی طور پر تعریف وضع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جب کہ دیگر تمام مآخذ میں بغیر کسی تعریف کے تعین کے، صنف کی ارتقا، عمومی رجحانات اور موضوعات سے بحث کی گئ ہے۔ بعض مؤلفین مثلاً ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر علی محمد خاں و شریکِ مؤلف ڈاکٹر اِشفاق احمد ورک اور محمد افتخار شفیع وغیرہ نے اپنی تالیفات میں غزل کو اصناف بہ لحاظ موضوع میں شمار کیا ہے۔ مذکورہ مؤلفین کے برعکس بعض دیگر مؤلفین مثلاً مولوی نجم الغنی رام پوری، قاضی عبدالقدوس عرشی ڈبائیوی، شمیم احمد، صدف نقوی اور ابوالا عجاز حفیظ صدیقی وغیرہ نے غزل کو اصناف بہ لحاظ ہیئت میں شامل کیا ہے۔

مؤلفین کے مابین یہ اِختلاف ایک طالب علم کے لیے تذبذب کا باعث بن سکتا ہے۔ چند مؤلفین جیسے: تنویر حسین، ڈاکٹر خواجہ اکرام اور ڈاکٹر عطش درانی وغیرہ نے مذکورہ صنف کے ضمن میں موضوع یا ہیئت کی صریحاً تخصیص نہیں کی۔ اِس بات کا اندازہ مذکورہ مؤلفین کی تالیفات کی فہرستِ مشمولات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

اس تحقیقی مطالعہ میں شامل 16 کتب میں محض دو تصانیف ایسی ہیں جس میں صنف غزل کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کی گئی، اور جیسا کہ گزشتہ سطور میں واضح کیا گیا کہ وہ تعریفات بھی اسقام سے پاک نہیں۔ یہ مطالعہ محض ایک صنف غزل کے تقابل تک محدود تھا اور ممکن ہے دیگر اصناف کے تقابل سے زیادہ بہتر صورت سامنے آ سکے۔ تاہم رجحان کے تعین کے لیے یہ مطالعہ قابل اعتبار نتائج کا حامل ہے۔

تعریف کو کسی بھی علم کی ابتدا اور انتہا کہا گیا ہے۔ مبتدیان علم، تعریف کی مدد سے تصورات سے آشنا ہوتے ہیں اور انھیں دیگر ملتے جلتے تصورات سے ممتاز کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جب کہ ماہرین علم تعریف وضع کر کے ان امتیازی اور لازم خصوصیات کا تعین کرتے ہیں جو کسی علمی ادبی تصور سے مخصوص ہے۔ اصناف ادب پر مرتب کی جانے والی کتب میں صنف کو بطور اصطلاح تسلیم نہ کرنے کا رجحان اس کا باعث بنا ہے کہ اصناف کی ارتقا، اقسام اور وجہ تسمیہ جیسے مباحث عام ہیں لیکن تعریف متعین کرنے کا اہم اور بنیادی فرض نظر انداز ہوا ہے۔ ادب کا شعبہ، فطری علوم جیسے طبعیات، حیاتیات کی طرح متعین اور مجسم اشیا سے متعلق نہیں بلکہ تصورات، جذبات اور خیالات اس کے بنیادی ماخذ ہیں۔ اس لیے ادبی اصطلاحات پر کتاب کے مولف کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ متعلقہ تصور، صنف یا اصطلاح کی ان بنیادی اور لازمی خصوصیات کا ذکر کرے جو دیگر مماثل اصناف میں نہیں پائی جاتی۔ دنیا بھر میں ادبی اصطلاحات کی کتب کا یہی خاصہ ہے، اور حوالہ جاتی کتاب ہونے کے ناطے، ایک بنیادی تقاضا بھی یہی ہے کہ متعین تعریفات سے استفادہ ممکن ہو۔ اردو میں اصناف ادب کے حوالے سے یہ ایک اہم علمی خدمت ہے جو مستقبل کے مولفین کے لیے علمی خلا کی حیثیت رکھتی ہے۔

حوالہ جات

1. Rosen, Gideon. "Real definition." *Analytic Philosophy* 56, no. 3 (2015): 189-209.
2. Copi, Irving M. "Further remarks on definition and analysis." *Philosophical Studies: An International Journal for Philosophy in the Analytic Tradition* 7, no. 1/2 (1956): 20-22.
3. Gerber, Helmut E. "Some Problems in Definition." *ELT: English Fiction in Transition* 5, no. 5 (1962): 31-32.
4. ممتاز الرشید، اِصنافِ سخن، دہلی: کتب خانہ انجمن ترقی اُردو جامعہ مسجد دہلی، 2012ء، ص 13
5. رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصنافِ ادب، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2008ء ص 31
6. عبدالقدوس عرشی ڈبائیوی، قاضی، اصنافِ ادب اور علمِ بیان و علمِ بدیع، لاہور: مکتبہ عالیہ، 1991ء ص 7
7. تنویر حسین، اصنافِ ادبِ اُردو"، لاہور: مقبول اکیڈمی، 2009ء ص 38
8. محمد افتخار شفیع، اصنافِ شاعری، لاہور: کتاب سرائے، 2011ء، ص 30
9. صدف نقوی، گوہرِ ادب، فیصل آباد: مثال پبلشرز، 2014ء ص 160
10. اشرف کمال، محمد، ڈاکٹر تاریخِ اصنافِ نظم و نثر، کراچی: رنگِ ادب پبلی کیشنز، 2015ء، ص 100
11. عطش درانی، ڈاکٹر، اُردو اصناف کی مختصر تاریخ، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، 1982ء، ص 44
12. عطاء الرحمٰن نوری، اُردو اصنافِ ادب، اِسلام پور، مالیگاؤں: رحمانی پبلی کیشنز، 2016ء، ص 15